روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 7- اکتوبر 1998ء 15 جمادی الثانی 1419 ہجری - 7 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 222

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کا رستہ

حضرت ابو امامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ فرما رہے تھے۔

اللہ سے ڈرو۔ پانچ وقت کی نماز پڑھو' ایک ماہ کے روزے رکھو' اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(جامع ترمذی - کتاب الصلوٰۃ باب مایتعلق بالصلوٰۃ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدائے عز و جل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجے تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی* زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے۔ اور خدائے حی و قیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر اس کو حصہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور* ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔

(چشمہ مسیحی ص 64-65)

غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں اور اس کی محبت کی آگ میں پڑ کر ایسے اپنی ہستی سے دور ہو جاتے ہیں کہ جیسا کہ لوہا آگ میں پڑ کر آگ کی صورت ہی اختیار کر لیتا ہے مگر در حقیقت وہ آگ نہیں ہے لوہا ہے اور جیسا کہ خدا کی تجلیات سے اس کے عاشقوں میں ایک حیرت نما تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ایسا ہی خدا بھی ان کے لئے ایک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ (چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 419-418)

☆ سفلی - (گھٹیا - دنیاوی) ☆ مکتوم و مستور - چھپا ہوا

ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
بس اے مرے پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
اس دیں کو پاؤ یارو بدرالدجیٰ یہی ہے
برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
(درثمین)

نجات کا گُر اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

نجات کا مستحق صرف وہی شخص ہے جو ایک طرف تو اپنے آپ کو کلیتہً اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے اور جو کچھ مانگنا ہو اس سے مانگے۔ اور دوسری طرف اس کا دامن اتنا وسیع ہو کہ آپ دوسروں سے لینے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ ہر ایک کو دینے کے لئے آمادہ رہے۔ اسی مضمون کا ایک شعر میں نے بھی کہا ہے کہ ؎

تو سب دنیا کو دے لیکن
خود ترے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

یہ محسن کا کمال ہے کہ وہ اپنے لئے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اور پھر سب دنیا کو دیتا ہے۔ اور در حقیقت انابت الی اللہ۔ توجہ الی اللہ اور شفقت علی الناس ہی (دینی) تعلیم کا خلاصہ ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ دو باتیں (دین) کا خلاصہ ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟ سو وہ خلاصہ اسی آیت میں درج ہے (-) من اسلم میں انابت الی اللہ آجاتی ہے اور وھو محسن میں لوگوں پر شفقت آجاتی ہے۔ اور بلیٰ کہہ کر بتا دیا کہ نجات صرف انہی لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے نہ کہ تمہارے ساتھ۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر محفوظ رہے گا۔

اس میں ایک لطیف بات بیان کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ تھا کہ نجات ہمارے ساتھ مخصوص ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نجات کا گُر تو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے نہ کہ کوئی خاص مذہب اختیار کرنا پس محض نام نجات نہیں دلا سکتا بلکہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی نیا حکم آئے تو اسے قبول کرنا ہی حقیقی (دین) ہے اور اس کا انکار کرنا نجات کے مخالف۔ باقی رہا یہ کہ ان کے علاوہ کوئی ناجی ہے یا نہیں؟ سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ (دین) قانون کے طور پر صرف انہی لوگوں کو نجات کا مستحق بتاتا ہے جو اسلم وجھہ للہ وھو محسن کے ماتحت آتے ہوں۔ باقی خدا تعالیٰ مالک ہے جسے چاہے بخش دے۔ اگر وہ کسی ہندو کو بخشنا چاہے یا کسی سکھ کو بخشنا چاہے یا کسی عیسائی اور یہودی کو بخشنا چاہے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے۔ اور اپنی دنیوی حاجات کو بھی دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً (دین حق) اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے۔ (دین حق) یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطہ نگاہ کو بدلتا ہے۔ دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطہ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطہ نگاہ ہوتا ہے جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے۔ لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے۔ اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ جن لوگوں کو دین ملے گا دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی لیکن دنیا کے ساتھ دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہ نہیں ملتا اور بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 126-125)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

واقعات شیریں

(حضرت مسیح موعود کے بیان کردہ سبق آموز واقعات)

دوست کا انتخاب

ایک کتاب میں ایک عجیب بات لکھی ہے کہ ایک شخص سڑک پر روتا چلا جا رہا تھا راستہ میں ایک ولی اللہ اس سے ملے انہوں نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا دوست مرگیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ کو پہلے سوچ لینا چاہئے تھا۔ مرنے والے کے ساتھ دوستی ہی کیوں کی؟"

(ملفوظات جلد ہفتم ص 22)

غیبت کیوں کی؟

"ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بے ہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی۔ اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اٹھا نہیں لاتا وہ اسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا۔ کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی۔ لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ صوفی کا مطلب یہ تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص 78)

درد کی فتح

"مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا وہ بزرگ اور اس کے ساتھی سب بھوکے تھے اتنے میں ایک لڑکا حلوہ بیچتا ہوا وہاں سے آگزرا۔ اس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوہ چھین لو چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوہ بزرگ نے اور اس کے ساتھیوں نے کھا لیا۔ وہ لڑکا بہت رویا اور چلایا آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوہ چھین لیا۔ فرمایا کہ یہی اس بچہ کی پونجی تھی وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اس کا رونا موجب کشائش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ اس بچہ کو اس کے حق سے بہت زیادہ دے کر راضی کیا گیا۔ اسی طرح بعض ابتلاء صرف اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اس رتبہ کو جلد حاصل کرلے جو اس کے واسطے مقدر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص 363-364)

ہنوز دلّی دور است

"مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا جوش دل میں پیدا ہوتا ہے تب کوئی خارق عادت امر ظاہر ہوتا ہے۔

"کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھے۔ بادشاہ وقت اس پر سخت ناراض ہوگیا۔ اس وقت بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا حکم دیا کہ واپس آکر تم کو ضرور پھانسی دوں گا اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو اس بزرگ کے دوستوں اور مریدوں نے غمگین ہو کر عرض کی کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب قریب آگیا ہے۔ اس نے جواب دیا ہنوز دلی دور است۔ جب بادشاہ ایک دو منزل پر آگیا تو انہوں نے پھر عرض کی مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ یہاں تک کہ بادشاہ عین شہر کے پاس آگیا اور شہر کے اندر داخل ہونے لگا یا داخل ہوگیا ہے۔ مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ اسی اثناء میں خبر آئی کہ بادشاہ دروازہ شہر کے نیچے پہنچا تو اوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک ہوگیا معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو کچھ منجانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص 36، 37)

تیری خاطر

"انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اس پر کامل یقین رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ ایک شخص جو اولیاء اللہ میں سے تھے ان کا ذکر ہے کہ وہ ایک جہاز میں سوار تھے۔ سمندر میں طوفان آگیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا اور دعا کے وقت اس کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔"

(ملفوظات جلد دہم ص 138)

دعا کا اثر

"جیسا اثر دعا میں ہے ویسا کسی اور شئے میں نہیں...... شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اس بیماری میں مر گیا۔ یہ تصرفات الٰہی ہیں جو انسان کی سمجھ میں نہیں آتے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص 37)

غزل

مرے خدا مجھے وہ تاب نَے نوائی دے
میں چُپ رہوں بھی تو نغمہ مرا سُنائی دے

گدائے کوئے سخن اور تجھ سے کیا مانگے
یہی کہ مملکت شعر کی خدائی دے

نگاہِ دہر میں اہلِ کمال ہم بھی ہوں
جو لکھ رہے ہیں وہ دُنیا اگر دکھائی دے

چھلک نہ جاؤں کہیں میں وجود سے اپنے
ہنر دیا ہے تو پھر ظرفِ کبریائی دے

مجھے کمالِ سخن سے نوازنے والے
سماعتوں کو بھی اب ذوقِ آشنائی دے

نمُو پذیر ہے یہ شعلۂ نوا تو اسے
ہر آنے والے زمانے کی پیشوائی دے

کوئی کرے تو کہاں تک کرے مسیحائی
کہ ایک زخم بھرے دوسرا دُہائی دے

میں ایک سے کسی موسم میں رہ نہیں سکتا
کبھی وصال کبھی ہجر سے رہائی دے

جو ایک خواب کا نشّہ ہو کم تو آنکھوں کو
ہزار خواب دے اور جرُأتِ رسائی دے

عبید اللہ علیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کرسکتے ہیں۔

دورہ سری لنکا 9-اکتوبر 83ء

مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب

جانوروں کی قربانی اور بُدھ ازم

اس سوال پر کہ بُدھوں میں جانوروں کی قربانی کو بہت زیادہ معیوب سمجھا جاتا ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ حج کے موقع پر ہزاروں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جانوروں کی جگہ اتنے ہی پیسے غرباء پر خرچ کر دیئے جایا کریں۔

حضور نے فرمایا کیا آپ بدھوں کو خوش کرنے کے لئے ایک اصول توڑیں گے اور یہ کہاں کہاں کریں گے بدھ تو دنیا میں ہر جگہ نہیں ہیں دوسرے بُدھ خود ہر سانس میں اربوں جانوروں کی قربانی دے رہے ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ سانس لیتے ہیں تو اتنے بکٹیریا ان کے جسم میں داخل ہوتے اور مر کر نکلتے ہیں کہ ان کا شمار نہیں کرسکتے۔ ہر قدم جو وہ زمین پر رکھتے ہیں وہ لاکھوں کروڑوں جانداروں کو کچل رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے وجود کی خاطر روزانہ مقابلہ کرکے بے شمار جانوں کو تلف کر رہے ہوتے ہیں اور اس پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ اس کو روک سکیں۔ پس انسان اعلیٰ وجود ہے جس کی خاطر ادنیٰ کی قربانی جاری ہے اور وہ خود بھی یہ قربانی دے رہے ہیں۔ انسان کے مقابلے میں آخر جانور ادنیٰ ہی تو ہیں۔

قربانی کا فلسفہ

قرآن کریم نے اس فلسفے کو یوں بیان فرمایا ہے کہ ساری کائنات کو خدا نے انسان کے لئے مسخر کردیا ہے اور بار بار فرمایا ہے کہ انسان کو ان کی غلامی سے آزاد کرکے صرف خدا کی غلامی میں سر جھکانے کا حکم دیتا ہے۔ تو جتنا آپ جھکیں گے اتنا آپ کی نظر زیادہ محسوس کرتی چلی جائے گی کہ واقعتہً آپ کے نیچے ارب ہا ارب مخلوق ہے جس کو خدا تعالیٰ کی قدرت آپ کے اوپر قربان کر رہی ہے۔ پس جب یہ واقعہ ہو رہا ہے اور اس سے کوئی بھاگ ہی نہیں سکتا تو پھر یہ خواہ مخواہ کا تصور ہے کہ فلاں کو قربان نہ کرو۔ روزانہ بے شمار مکھیاں مارتے ہیں اور جب ضرورت پڑے انسان کی جان بھی لے لیتے ہیں تو صرف بھیڑوں سے ہی محبت رہ گئی ہے؟

نباتات میں زندگی کے آثار

اب اس سوال کا ایک حصہ رہ گیا اور وہ نباتات سے متعلق ہے۔ یہ فلسفہ ہے کہ جان کی قربانی اپنی خاطر نہ لو یعنی گوشت نہ کھاؤ لیکن نباتات یعنی جو بوٹینکل لائف ہے اس کو بے شک قربان کردو۔ پہلے زمانے میں لوگوں کو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہ بھی زندہ چیزیں ہیں۔ اب سائنسدانوں نے بہت اچھی طرح تحقیق کرکے سو فیصدی ثابت کردیا ہے کہ سوائے نمکیات اور دھاتوں کے جو زمین سے نکلتی ہیں انسان کی خوراک نباتات کی صورت میں جتنی بھی ہے وہ ساری کی ساری زندگی پر مشتمل ہے اور وہ زندہ بھی ہیں ان کے اندر احساسات بھی ہیں۔ نباتات اپنے آپ کو بچانے کے لئے مڑتی بھی ہیں لیکن بیچاری نسبتاً کمزور ہیں۔ تو کیا بدھوں کا یہ فلسفہ ہوگا کہ کمزوروں کی جان لے لو اور طاقتوروں کی نہ لو۔ یہ تو کوئی انصاف کا فلسفہ نہیں ہے جتنے بھی نباتات یعنی پودے ہیں سبزیاں ہیں پھل ہیں ان سب میں جان ہے اور قرآن کریم کے بیان کے مطابق یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بھی کر رہی ہیں۔ اس لئے اگر انسان نے زندہ رہنا ہے تو جاندار کی جان لئے بغیر زندہ رہ ہی نہیں سکتا بلکہ ہر جانور بھی اسی فلسفے کے اوپر زندہ ہے۔ کچھ جانور ہیں جو براہ راست نباتات کھا رہے ہیں کچھ ان کا گوشت کھا رہے ہیں اور اس طرح کائنات کا یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے۔

پس جو فلسفہ ہمیں ساری کائنات سے ملا ہے اور جس کے بغیر آج بھی ہم زندہ نہیں رہ سکتے اس کے خلاف بات کو ہم کس طرح قبول کرلیں۔

ایک حیرت انگیز انکشاف

ایک جرمن ماہر نفسیات جس نے E.S.P میں سپشلائز کیا ہے یعنی ایسے معاملات میں مہارت حاصل کی ہے جن میں انسان کو بظاہر اس کے قانون کا پتہ نہیں کہ کیا قانون چل رہا ہے لیکن وہ باتیں موجود ہیں وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ امریکہ میں جو تجربے ہوئے ہیں ان کی رو سے ایک حیرت انگیز انکشاف یہ ہوا ہے کہ پودوں میں نہ صرف یہ کہ جان ہے بلکہ وہ ایسی باتیں سمجھتے ہیں جن کے متعلق انسان سوچ بھی نہیں سکتا اور وہ ان باتوں کو محفوظ رکھتے ہیں اور رد عمل دکھاتے ہیں۔ گندے اور برے آدمیوں کے خلاف پودے نفرت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جو تجربہ اس نے بتایا وہ یہ تھا کہ آج کل ایک آلہ یا مشین نکلی ہے جسے انگریزی میں Lie detecter کہتے ہیں۔ جھوٹ بولنے والا شخص جب جھوٹ بولتا ہے تو یہ آلہ اس کے جسم کے ساتھ لگادیتے ہیں جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا دماغ تھوڑا سا ڈگمگاتا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا فطرت کے خلاف ہے۔ جب دماغ ڈگمگاتا ہے تو اس کے اندر کچھ تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کائنات اس طرح بنی ہوئی ہے کہ جان کی تلفی کے بغیر کوئی زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ ہر جان اپنے سے ادنیٰ جان کو تلف کرکے زندہ رہ رہی ہے اور بدھ اسٹ بھی زندہ ہیں تو روزانہ اربوں جانوں کو تلف کرکے پھر زندہ رہتے ہیں اس لئے یہ سوال ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔

قربانی کے گوشت کا مسئلہ

جانوروں کی قربانی کے بارہ میں ضمناً یہ سوال بھی ہوا کہ سعودی عرب میں حج کے موقع پر قربانیوں کا گوشت ضائع کیوں کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ سوال آسٹریلیا میں بھی اٹھایا گیا تھا وہاں بھی اس پر تفصیل سے گفتگو ہوئی تھی۔

جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ رزق کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اور کسی جان کو بھی بلا ضرورت تلف کرنا جائز نہیں ہے۔ صرف جائز ضرورت کے لئے جان تلف کرنی ہے اس کے بغیر نہیں کرنی۔ اس لئے ہم اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ قربانیاں کرو اور گوشت پھینک دو۔ یہ ناجائز بات ہے۔ دین نے اس سے منع کیا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں انتظام ہو تو ہم تو وہاں فوراً کارخانہ لگادیں اور گوشت کو ڈبوں میں بند کر کے غریب ملکوں میں بھجوائیں۔ قربانی کا مقصد انسان کی خدمت ہے بغیر کسی مقصد کے قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر استعمال نہ ہو سکے تو گوشت بدوؤں کو دے دیا جائے وہ اسے سکھا کر سارا سال استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر قربانی کریں تو لوگوں کی خدمت کے لئے قربانی کریں۔ گڑھے میں پھینک کر اپنے گلے سے بلا ٹالنے والی بات نہ کریں۔

قربانی کا نعم البدل کوئی چیز نہیں

اس موقع پر ایک دوست نے اپنے ذاتی تاثرات کی بناء پر عرض کیا کہ کیا یہ جائز ہے کہ گوشت کے ضیاع کے پیش نظر جانوروں کی جگہ اتنے پیسے غرباء پر خرچ کردیئے جائیں۔

حضور نے فرمایا بات یہ ہے کہ جہاں تک حج کا تعلق ہے حاجی کو وہیں قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ جو قربانیاں ہیں وہ ضروری نہیں کہ وہیں ہوں مثلاً آپ یہاں قربانی کرنے کی بجائے قادیان میں دلوا سکتے ہیں۔ کسی اور ملک میں دلوا سکتے ہیں۔ انگلینڈ والے ہیں، امریکہ والے ہیں وہاں ضرورت کوئی نہیں ہے وہاں غریب آدمی نہیں ہیں جن میں گوشت تقسیم کیا جاسکے۔ ویسے ہی مشکل ہے وہاں اجازت بھی نہیں ہوتی اس لئے وہ سارے لوگ دوسرے غریب ملکوں میں قربانی کرنے کے لئے پیسے بھیج دیتے ہیں۔ لیکن جہاں تک حج کا تعلق ہے وہاں حاجی کی عبادت کے اندر یہ بات داخل ہے اس لئے اسے خود وہاں قربانی دینی چاہئے۔

باقی یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں کہ ایک زمانہ آئے گا جب قربانیاں دینے والے لوگ زیادہ ہوں گے لیکن خدا کے علم میں یہ بھی تھا کہ ایسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہوں گی کہ ان کی بدولت قربانی کے خون کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہوگا۔ پہلے زمانوں میں تو قربانیاں دینے سے گوشت بچ جاتا تھا خون پھر بھی ضائع ہو جاتا تھا لیکن آج کل دنیا میں جو بڑے بڑے کارخانے بنے ہیں اور بڑی بڑی کمپنیاں قائم ہوئی ہیں وہ تو خون کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتیں وہ خون کو بھی سمیٹ کر یا جانوروں کی خوراک میں ڈال دیتی ہیں یا اسے پودوں کی خوراک کے طور پر استعمال کرلیتی ہیں۔ پس موجودہ زمانے میں انسان نے جو ترقی کی ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے تو وہاں قربانی بھی ہو سکتی ہے اور ضائع بھی کچھ نہیں ہوگا اور وہ غریبوں کے پھر بھی کام آئے گی۔

قبولیت دعا اور بدھ ازم

بعض دوسرے مذاہب والے ایسے اشخاص کو مخاطب کرکے دعا کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک خدا ہے ہی نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جواب بھی ملتا ہے اور ان کی خواہیں پوری بھی ہو جاتی ہیں مثلاً بدھ کہتے ہیں کہ بدھا کو مخاطب کرکے جو دعا کی جاتی ہے وہ اسے سن لیتا ہے اور وہ پوری ہو جاتی ہے اور عیسائی حضرت عیسیٰ کو مخاطب کرکے جو دعا کرتے ہیں اسے عیسیٰ سن لیتے ہیں اور پوری ہو جاتی ہے حالانکہ ہمارا مذہب کہتا ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور انسان کی کوئی طاقت نہیں ہے وہ کسی کو کچھ دے نہیں سکتے۔ احمدی نقطہ نظر سے ہمیں اس کا کیا جواب دینا چاہئے۔

حضور نے فرمایا سوال کا پہلا حصہ درست نہیں ہے۔ بدھ یہ کہتے ہی نہیں کہ بدھ خدا ہے وہ تو خدا کے قائل ہی نہیں ہیں (اس لئے آپ نے پتہ نہیں کس بدھ سے بات کی ہے۔ میں نے تو جس سے بھی بات کی ہے وہ یہی جواب دیتے ہیں اور اگر خدا کو ماننے والے بدھ ہیں تو وہ بدھا کو خدا کہتے ہی نہیں) وہ کہتے ہیں وہ پیغمبر ہے۔ پس بدھوں کی بھاری تعداد بدھ کو خدا مانتی ہی نہیں اور نہ وہ دعا کے ان معنوں میں قائل ہیں۔ چنانچہ اس گھر کے جو مالک ہیں جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے بھی یہ سوال کیا کہ کیا آپ خدا کے قائل ہیں۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا بدھ کے مجسّے کے سامنے جب آپ پرارتھنا میں ہاتھ اٹھاتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بدھ سے کچھ نہیں مانگتے ہم تو ایک احترام کے طور پر اس کی یاد میں اپنے وجود کو اس کے رنگ میں رنگین کرنے کے لئے تصور باندھتے ہیں اس سے زیادہ کوئی دعا نہیں کرتے۔ اس لئے اول تو یہ بات ہی غلط ہے کہ بدھ بدھا سے مانگتے ہیں اور وہ ان کو دیتے ہیں۔ یہ ان کا دعویٰ ہی نہیں۔ آپ خواہ مخواہ ان کی طرف یہ بات کیوں منسوب کر رہے ہیں۔

مسلسل صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کا فیض عام

اس سوال کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ عیسائی جو آپ کو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے دعا کی اور قبول ہو گئی اگر آپ اس کا تجزیہ کریں تو ہرگز بعید نہیں ہے کہ انہوں نے خدا سے دعا کی ہو اور عیسیٰ کا نام بیچ میں یوں ہی لے دیا ہو اور عملاً خدا نے دعا قبول کی ہو اور یہ ہو سکتا ہے۔ ہماری اس میں کوئی اجارہ داری نہیں ہے کہ خدا صرف ہمارا ہے اور کسی کا نہیں۔ قرآن کریم کھلم کھلا یہ کہتا ہے کہ اللہ رحمان اور رحیم ہے اس کی رحمانیت اور رحیمیت کا فائدہ ساری مخلوق کو پہنچ رہا ہے۔ وہ غیروں کی دعا بھی سنتا ہے بلکہ بعض دفعہ مشرکوں کی دعا بھی سن لیتا ہے۔ پس جو خدا اتنا رحمان اور رحیم ہو کہ کبھی کبھی ہر کس و ناکس کی بات سن لے اور اس پر رحم فرمائے تو اس سے قرآن کا دعویٰ کس طرح جھوٹا ہو سکتا ہے بلکہ یہ تو قرآن کے دعوے کی تائید ہوگی۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسے مشرکوں کی دعا بھی ہم قبول کر لیتے ہیں جو طوفان میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جب یہ واپس جائیں گے تو شرک کرنے لگ جائیں گے پھر بھی ہم اتنے رحمان اور رحیم خدا ہیں کہ ہم ان کی دعا سن لیتے ہیں اور ان کو طوفان سے نجات مل جاتی ہے۔ اس لئے ایسے خدا کی شفقتوں کے اظہار اگر مشرکوں پر بھی ہو جائیں تو بعید نہیں ہے۔

مقابلے کا چیلنج

دراصل یہ چھینٹا ہے جو ان کو خدا کی ہستی کا یقین دلانے کی خاطر عطا ہوتا ہے۔ اگر خدا غیروں سے کلیتہً تعلق توڑ لیتا تو دنیا بالکل دہریہ ہو کر مر جاتی اور زمین روحانی طور پر خشک ہو کر رہ جاتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے چھینٹے ہیں جو دنیا کو خدا کے تصور کے ساتھ وابستہ رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے اور نہ قرآن کا دعویٰ ہے کہ خدا کسی غیر کی دعا سنتا ہی نہیں۔

ہاں اگر وہ یہ کہیں کہ خدا نے دعا نہیں سنی اور عیسیٰ نے سنی ہے اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خدا ایک نہیں بلکہ دو ہیں تو اس وقت ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ ان کو چیلنج دے اور کہے کہ تم جھوٹے ہو میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا۔ اس لئے مقابلہ کرو۔ میں دعا کرتا ہوں اپنے خدا سے اور تم اپنے خدا سے دعا کرو جس طرح حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ 50 مریض تم چن لو اور 50 مریض میں چن لیتا ہوں اور دونوں سے ایک جیسا سلوک ہو اور پھر دیکھو خدا کس کے مریض زندہ رکھتا ہے اور کس کے مارتا ہے۔ پس ہم تو ایک زندہ خدا کے قائل ہیں جب مقابلہ کریں گے تو ہم بھی مقابلہ کریں گے جب وہ آپ کو چیلنج دیں دہریہ ہو کر یا مشرک ہو کر یا 3 خداؤں کے قائل ہو کر تو آپ کی غیرت کہاں جاتی ہے آپ ان کو کیوں نہیں اپنے خدا کا چیلنج دیتے۔ صرف یہی جواب ہے۔ عملی جواب کے سوا کوئی فلسفیاتی بحث ان لوگوں سے کام نہیں دے سکتی۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ایسی صورت میں غیرت دکھائے اور مقابلے کے لئے فوری طور پر تیار ہو جائے۔

مکرم سلیم شاہ جہان پوری صاحب

سنسکرت زبان کے احمدی سکالر

مولانا ناصرالدین عبداللہ (وید بھوشن) کا تذکرہ

روزنامہ الفضل مورخہ 28۔ اگست 1998ء پر "خزانہ معلومات" کے عنوان سے جناب مظفر چوہدری کا ایک معلوماتی مضمون نظر سے گذرا جس میں "آسمانی پرکاش" نامی کتاب کا عنوان پڑھ کر پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور احمدیت کی نئی نسل کے لئے ان کو پیش کرنا ضروری خیال کیا۔ اس لئے یہ چند سطور حاضر ہیں۔

میں آج کل اپنی ستاسی سال کی سرگذشت "کاروان حیات" کے نام سے ترتیب دے رہا ہوں اور یہ مضمون میں نے اسی کتاب کے صفحات 74 تا 76 سے نقل کیا ہے۔

میں 1931ء تا 1933ء بھبھوا ضلع شاہ آباد (بہار) کے ایک ہائی اسکول میں تدریسی خدمات انجام دیتا رہا ہوں۔ وہاں سے بنارس نزدیک تھا میں اتوار کی تعطیل میں اکثر وہاں چلا جاتا تھا اور خاں عبدالرشید خاں صاحب کے پاس ٹھہرتا تھا جہاں میری ملاقات اس کتاب کے مصنف مولانا ناصرالدین عبداللہ صاحب سے ہوئی جن کی تفصیلات قارئین کی معلومات کے لئے پیش خدمت ہیں اس کتاب کا نام مولانا ناصرالدین عبداللہ صاحب نے ابتداء "حق پرکاش" رکھا تھا جو بعد میں "آسمانی" پرکاش' میں تبدیل کر دیا گیا۔

بنارس...... ہندوؤں کی ایک مقدس تیرتھ گاہ

بنارس کا مشہور شہر بھبھوا سے قریب ہی واقع تھا اس لئے میں اکثر اتوار کی تعطیل میں وہاں چلا جاتا تھا یہاں بھبھوا عبدالرشید خاں صاحب کی رہائش گاہ تھی اور ایک بیت الذکر بھی۔ اس زمانہ میں ناصرالدین عبداللہ صاحب بیت الذکر کے ایک حجرے میں مقیم تھے اور سنسکرت کی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ وہ بنارس کی جماعت کے لئے مربی کے فرائض بھی انجام دیتے تھے عبدالرشید خان صاحب ایک مخلص احمدی تھے۔ میں اتوار کی تعطیل میں جب بنارس جاتا تو انہیں کے یہاں قیام کرتا اور دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھاتا تھا۔

مولوی ناصرالدین عبداللہ دبلے پتلے چھریرے بدن کے ایک نحیف الجثہ نوجوان تھے جو حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے بنارس بھیجے گئے تھے۔ میں ان کو اکثر اپنے حجرے میں سنسکرت زبان کے صیغوں کی گردان کرتے ہوئے پاتا علمی ہم آہنگی کی وجہ سے ان کے ساتھ میرے مراسم میں استحکام پیدا ہوتا چلا گیا۔ میرے دوران قیام بھبھوا' انہوں نے دو تین سال کی محنت اور لگن سے سنسکرت کا اعلیٰ امتحان "کاویدھیہ تیرتھ" کلکتہ یونیورسٹی سے پہلی پوزیشن کے ساتھ پاس کر لیا یہ ایک (احمدی) طالب علم کے لئے بڑا اعزاز تھا۔ اس زمانے میں سنسکرت کالج بنارس میں ردر دیو شاستری پرنسپل تھے۔ مولوی صاحب نے ان سے رابطہ کیا۔ شاستری صاحب کا میلان پہلے ہی سے (احمدیت) کی طرف تھا۔ ان کی کوشش اور اثر و رسوخ سے مولوی صاحب کو سنسکرت کالج میں نہ صرف داخلہ مل گیا بلکہ -/35 روپیہ ماہوار وظیفہ بھی مقرر ہو گیا۔ یہ وہ کالج تھا جہاں کسی (احمدی) طالب علم کے داخلے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہرحال کسی نہ کسی حکمت عملی سے شاستری صاحب مولوی صاحب کو داخلہ دلانے میں کامیاب ہو گئے اور پھر مولوی صاحب ایسے ہونہار طالب علم ثابت ہوئے کہ ہندو طالب علم بھی ان سے مانوس ہو گئے بلکہ ان کا احترام کرنے لگے مجھے اکثر مولوی صاحب کے ساتھ ہندوؤں کے محلوں میں جانے کا بھی اتفاق ہوتا تھا تو ہندو لوگ دونوں ہاتھ بلند کر کے "مہاراج پالاگن" کا نعرہ بلند کرتے مولوی صاحب نے نہ صرف ویدوں ہی کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا بلکہ ویدوں کی ڈکشنری بھی جو ویدوں کی زبان سے بھی مشکل مانی جاتی ہے مطالعہ کی تھی اور کماحقہ استفادہ کیا تھا۔ ان کا عزم تھا کہ جب تک میں ستیارتھ پرکاش کا جواب نہیں لکھ لیتا بنارس سے جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور خدا تعالیٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کر دیا اور انہوں نے "حق پرکاش" کے نام سے ایک ضخیم کتاب تیار کی جس میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کے ان تمام اعتراضات کا جواب موجود تھا جو دیانند سرسوتی نے اسلام اور رسول کریم ﷺ پر کئے تھے۔ مولوی صاحب نے اس کتاب کے مسودہ کو میرے حوالہ کیا۔ تاکہ زبان کے لحاظ سے اس کی نوک پلک درست کر دوں۔ یہ کتاب قادیان سے شائع ہوئی تھی لیکن اب اس کا کوئی نسخہ نظر نہیں آتا۔ ردر دیو شاستری بشرح صدر احمدی ہو کر معہ اپنے دو بیٹوں کے قادیان آ گئے تھے۔ اب معلوم نہیں کہ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔

مندروں کی سیر

ایک مرتبہ مولوی صاحب مجھے بنارس کے مندروں کی سیر کو لے گئے۔ جہاں ہمارا داخلہ ممنوع تھا کیونکہ مندروں کا یہ سلسلہ ایسا ہے کہ ایک مندر میں داخل ہوں تو اندرونی دروازہ دوسرے مندر میں کھلتا ہے اور اسی طرح آپ ایک مندر سے دوسرے مندر اور پھر تیسرے مندر اور اسی طرح بیسیوں مندروں میں داخل ہو کر آخری مندر کے پچھلے دروازے سے جو دریائے گنگا کی طرف کھلتا ہے پہنچ جاتے ہیں۔ ان مندروں میں بڑے بڑے عالیشان مندر بھی ہیں جن کے گنبدوں پر سونا چڑھا ہوا ہے۔ انہیں مندروں کے درمیان ایک ایسا مندر بھی ہے جہاں چوبیس گھنٹے "شولنگ" کی پوجا جاری رہتی ہے۔ بے اولاد عورتیں ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جاتی ہیں۔

بنارس میں دریائے گنگا کے کنارے پہنچنا بغیر گائیڈ کے' دشوار بھی ہے اور بعض جگہ ناممکن بھی۔ کیونکہ دریا کے کنارے پہنچنے کے لئے چھوٹے چھوٹے مکانوں کے صحن میں سے ہو کر گذرنا پڑتا ہے۔ یہاں گائیڈ سڑک کے کنارے آپ کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں (1933ء) آٹھ آنے اجرت لے کر آپ کو پل جھپکتے دریا کے کنارے پہنچا دیتے تھے جہاں کھڑے ہو کر آپ دریا گنگا کی روانی اور کشتی رانی کے نظارے سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

بنارس کے بازاروں میں آپ کو ہر جگہ پتھر' سنگ مرمر' پیتل اور تانبے کی مورتیاں' ہر قیمت اور ہر سائز کی سجی ہوئی نظر آئیں گی۔ میں ایک بازار میں سے گذر رہا تھا کہ اوپر سے پانی کے قطرے میرے بدن پر گرے۔ سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو چھت کے جنگلہ کے قریب ایک گائے پیشاب کر رہی تھی اور یہ قطرے پانی کے نہیں بلکہ گائے کے پیشاب کے تھے جسے ہندو لوگ پوتر جل قرار دیتے ہیں۔

مہاراجہ اشوک نے جو بدھ مت کا پیرو کار تھا بدھ مت کی تعلیمات پر مشتمل ہدایات پالی زبان میں لکھوا کر سارے ہندستان میں پتھروں پر نصب کرا دی تھیں۔ ایسا ہی ایک کتبہ بنارس کے قریب "سارناتھ کا اسٹوپہ" کے نام سے مشہور ہے۔ میں کئی میل کا سفر طے کر کے اس کتبہ کو دیکھنے گیا۔ پالی زبان کی عبارت تو کیا سمجھتا اس کی "زیارت" کر کے واپس آ گیا۔

مولوی ناصرالدین عبداللہ صاحب ایک بار بہت بیمار ہو گئے اور انہیں ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ مولوی صاحب کو دودھ ہضم نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ ان کی بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ان کے لئے مضر صحت تھا۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ ہسپتال ہی میں ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں دودھ کا ایک گلاس ہے۔ فرماتے ہیں کہ لو یہ دودھ پی لو۔ مولوی صاحب خواب ہی میں جواب دیتے ہیں کہ دودھ تو مجھے ہضم نہیں ہوتا۔ مولانا نے فرمایا کہ اب ہضم ہو جائے گا۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں نے خواب ہی میں وہ گلاس مولانا کے ہاتھ سے لے کر پی لیا۔ صبح اٹھے تو دودھ کی طلب ہوئی۔ نرس سے دودھ لانے کو کہا۔ اس نے کہا کہ دودھ تو آپ کو ہضم نہیں ہوتا۔ میں بغیر ڈاکٹر کی اجازت کے آپ کو دودھ نہیں دے سکتی پھر وہ ڈاکٹر کو بلا لائی۔ مولوی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو خواب سنایا اور کہا کہ میں اپنی ذمہ داری پر دودھ پیتا ہوں مولوی صاحب کے اصرار پر ڈاکٹر نے دودھ کی اجازت دے دی اور مولوی صاحب نے وہ پورا گلاس پی لیا اور اپنے جسم میں توانائی محسوس کی۔ اس کے بعد دودھ برابر مولوی صاحب کو ہضم ہوتا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں شجر کاری

گلشن احمد نرسری ایک تعارف

ماحول کی بہتری کے لئے درخت لگائیں۔ ایک بڑا درخت 36 ننھے بچوں کو آکسیجن فراہم کرتا ہے اور دس درخت مل کر ایک ٹن ایئر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں۔ درخت فالتو کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرکے اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ شور کو کم کرتے ہیں اور سفر کو خوشگوار بناتے ہیں۔ گندے نالوں اور بد رؤوں کے دورویہ شجر کاری سے جڑیں بہت حد تک بدبو دار مادہ جذب کرلیتی ہیں اور ان کے پتے قریبی فضا کو صاف رکھتے ہیں۔

شجر کاری سے پہلے جگہ کی

تیاری

جائزہ لینے کے بعد یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ اکثر لوگ درخت لگانے سے پہلے جگہ تیار نہیں کرتے اور چھوٹا سا گڑھا کھود کر تھوڑا سا پانی دینے پر اکتفا کرلیتے ہیں حالانکہ پودا لگانے سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے 2X2 یا 3X3 کے گڑھے کھود لیں اور اس میں مٹی ڈال کر اچھی طرح تیار کرلیں۔ اگر آپ ایسی جگہ پر پودے لگا رہے ہیں جہاں جانوروں سے حفاظت کا مناسب انتظام نہیں ہے تو اس صورت میں کانٹے کاٹ کر گڑھے کے تین اطراف میں لگا دیں اور جب پودا لگائیں تو اس وقت چوتھی طرف بھی کانٹے لگا دیں۔

مستقل نگرانی اور حفاظت

پودوں کی مستقل نگرانی اور حفاظت بہت ضروری ہے اگر کوئی پودا سوکھ جائے تو فوراً اس کی جگہ دوسرا پودا لگا دیں۔ اگر اسی طرح سوکھنے والے پودوں کی جگہ نیا پودا لگاتے رہیں گے اور روزانہ اپنے لگائے ہوئے پودوں کو دیکھتے رہیں گے تو امید ہے انشاء اللہ چند سالوں میں ربوہ ایک خوبصورت اور سرسبز شہر بن جائے گا۔

پودے لگانا اس لئے بھی ضروری ہے کہ فرمان نبوی ہے کہ جب کوئی شخص پھلدار درخت لگاتا ہے تو اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا۔

(بخاری مسلم باب فضل الغرس والزرع)

ہر گھر میں تین پھل دار

پودے لگائیں

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ اہالیان ربوہ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھل دار پودے ضرور لگائیں مثلاً امرود، کنو اور تیسرا اپنی مرضی سے کوئی پھل دار پودا لگائیں کیا ہم نے اپنے پیارے امام کے ارشاد کے مطابق تین پھل دار پودے لگا لئے ہیں؟ اگر نہیں...... تو اس صورت میں فوری طو پر تین پودے لگائیں۔ ہر قسم کے پھل دار پودے نہایت ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں۔

پھل دار پودے لگائیں

بعض اوقات ہم یہ سوچ کر پھل دار پودے نہیں لگاتے کہ ان پر پھل نہیں لگے گا حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اگر خدانخواستہ پھل نہ بھی لگے تب بھی وہ درخت کم از کم سایہ تو دے گا۔ جس طرح دیگر سایہ دار پودے لگاتے ہیں ان کی جگہ آم، جامن، بادام، کٹھل وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔ تھوڑی سی محنت کرکے ہم ان سے دوہرا فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ بعض پھل دار پودوں پر نہایت عمدہ پھول لگتے ہیں۔ ایسے پودے اگر پھل نہ بھی دیں تب بھی ان کے پھول نہایت دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔

ترشاوہ پھل: ترشاوہ پھلوں میں ہمارے پاس کنو، چائنا لیموں، دیسی لیموں، گریپ فروٹ، ریڈ بلڈ مالٹا، شکری مالٹا، ونسیالیٹ اور بھی بعض قسمیں موجود ہیں۔ ستمبر اور اکتوبر ترشاوہ پھل لگانے کے لئے بہترین ہیں۔ اگر آپ کنو اور اس کی دیگر اقسام لگانا چاہتے ہیں تو فوری طور پر گڑھے تیار کرلیں اور پودے لگا دیں۔

جامن: جامن ایسی نالیوں کے کناروں پر جہاں ہر وقت پانی بہتا ہے لگائے جاسکتے ہیں بلکہ جہاں پانی مستقل کھڑا رہے وہاں پر خشک مٹی کے ڈھیر بنا کر اس پر جامن لگائیں تو نہایت کامیاب رہے گا۔

کونسی اقسام کے درخت

لگانے چاہئیں

درخت لگاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جہاں بجلی کی تاریں ہیں وہاں زیادہ اونچا جانے والا پودا مت لگائیں۔ بجلی کی تاروں کے نیچے درج ذیل پودے لگائیں۔

پھول دار اس میں 1۔ کنیر پیلی، 2۔ کنیر سرخ۔ 3۔ گلہڑ (گڑھل) 4۔ ستارہ چنبیلی (چاننی) 5۔ چائنا، 6۔ جٹ روفا۔

خوشبودار پودے بجلی کی تاروں کے نیچے درج ذیل خوشبو دینے والے پودے بھی لگا سکتے ہیں۔

1۔ مروہ۔ 2۔ بڑلیا (ظروفہ) 3۔ رات کی رانی۔ 4۔ دن کا راجہ۔ 5۔ گارڈینیا۔ 6۔ ہارسنگھار۔ 7۔ پلومیریا (گلچین)

ایسی جگہوں پر جہاں بجلی کے تار نہیں آپ درج ذیل پودے لگا سکتے ہیں۔

1۔ ایلسٹونیا نہایت خوبصورت درخت ہے اس کا سایہ بہت گھنا ہوتا ہے اور پتے بھی نہیں جھاڑتا۔ 2۔ گرائی ویلیا (شاہ بلوط) 3۔ مولسری۔ 4۔ سکھ چین۔

5۔ نیم۔ 6۔ بکین۔ 7۔ دھریک۔ 8۔ گاب۔ 9۔ توت۔ 10۔ ارجن۔

پھول دینے والے درخت

1۔ گل نستر۔ (فروری تا مارچ) نہایت خوبصورت سرخ پھول دیتا ہے اور بڑا سایہ دار درخت بنتا ہے۔

2۔ ڈھاک۔ (فروری تا اپریل) بہت خوبصورت سرخ رنگ کے پھول دیتا ہے۔

3۔ گولڈ مور۔ یہ بھی سرخ رنگ کے پھول دیتا ہے۔ بہت خوبصورت درخت ہے۔

4۔ جیکرنڈا۔ (اپریل) کاسنی رنگ کے پھول دیتا ہے۔

5۔ پارکنسونیا۔ پیلے رنگ کے خوبصورت پھول دیتا ہے۔

6۔ املتاس۔ پیلے رنگ کے گچھوں کی صورت میں لٹکتے ہوئے پھول نہایت دلکش نظارہ پیش کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

ایک مفید عام مشروب

جس مشروب کا ہم ذیل میں ذکر کرنے لگے ہیں وہ چائے سے کہیں بڑھ کر مفید اور خوش ذائقہ و سستا ہے۔ موجودہ مہنگائی کے دور میں اس کے رواج عام سے بہت سا روپیہ بچایا جاسکتا ہے۔ نیز چائے کے صحت پر جو نقصانات مرتب ہو رہے ہیں ان سے بھی محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ ہم نے اسے خود بکثرت استعمال کیا۔ دوسروں کو کرایا۔ ہمیشہ ہر ایک نے پسند کیا اور تعریف کی۔ یہ مشروب 'دار چینی کا قہوہ' ہے۔ کثیر الفوائد ہونے کی وجہ سے اسے غذائی علاج کہنا بے جا نہ ہوگا۔

ترکیب تیاری

دو تا چار چمچ سفوف دار چینی کو ایک لیٹر پانی میں ڈال کر حسب ذائقہ چینی ملا کر ڈھکنے سے ڈھانک کر اس طور پکائیں کہ پانی میں بخوبی اثر آجائے۔ چھاننی سے چھان کر استعمال میں لائیں۔

چند طبی خواص

مقوی معدہ و ہاضم ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے لہٰذا سرد مزاجوں کو اور سردی سے پیدا ہونے والے عوارض میں مفید ہے۔ ریاحی دردوں کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب و دماغ ہے نیز ان اعضاء کو فرحت و شگفتگی بخشتا ہے۔ مقوی و محرک اعصاب ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ نسیان و کمزوری حافظہ کو مفید ہے۔ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔ نظام تنفس کے اعضاء کے لئے مفید ہے۔ اور بلغمی مادوں کے اخراج میں ممد و معاون ہے۔ اس کے بخارات سونگھنے سے سردی کے نزلہ وزکام کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور قہوہ پینے سے ناک و گلے کی خراش و سوزش جاتی رہتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا کثرت سے استعمال نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

چند اضافی خصوصیات

(1)......... جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ چائے کی پتی نسبتاً مہنگی بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔

(2)............ دار چینی کے قہوہ کے لئے دودھ ضروری نہیں۔ اس طرح دودھ کا خرچ بچ جاتا ہے۔ اور پھر خالص دودھ کا ملنا ایک لاینحل مسئلہ ہے۔ ہوٹلوں میں اکثر کریم نکلا دودھ اور خشک دودھ چلتا ہے۔ اکثر پتی بھی جلی ہوئی استعمال ہوتی ہے۔ جو ایک ضرررساں شئے ہے۔

(3)......... قہوہ دار چینی کے برتن ذرا پانی مارنے سے صاف ہو جاتے ہیں اور ہرگز تعفن نہیں رہتا۔

(4)...... پتی والی چائے کو تھرماس وغیرہ میں ڈال کر رکھنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے مگر اس میں یہ پرابلم نہیں۔ بلکہ اس کی خوشبو اور مہک سے منہ معطر ہو جاتا ہے۔ دار چینی خود کسی قدر میٹھا ذائقہ رکھتی ہے لہٰذا چینی کم پڑتی ہے۔ یہ قہوہ سستا ہونے کے سبب ہر امیر و غریب کی معاشی دسترس میں ہے۔

(5)...... جو لوگ ہوٹلوں سے چائے منگواتے ہیں ان کا بل بچ سکتا ہے۔ نیز اگر ہوٹلوں والے اس قہوہ کو رواج دیں تو ان کے منافع کی شرح بھی بڑھ سکتی ہے۔ سستا ہونے کے سبب سیل میں اضافہ ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں جو بھی مہمان آتے ہیں ہم ان کی اس قہوہ سے ضیافت کرتے ہیں اور یہ عمل دعوت الی اللہ کا ذریعہ بھی بنا ہوا ہے۔ سستا ہونے کے سبب ذرا بھی معاشی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

ڈی- ڈی- ٹی- موت کی پیغامبر

فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنے کے لئے جب سے زہروں کا استعمال شروع کیا گیا ہے اسی وقت سے قدرتی نظام جس کے تحت تمام نباتات حیوانات اور انسان آپس میں مل جل کر رہ رہے تھے تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ شروع شروع میں تو اس بات کو کوئی اہمیت ہی نہ دی گئی اور انتہائی زہریلی اور دیرپا اثر رکھنے والی زہریں تیار کی گئیں ان میں سب سے زیادہ معروف ڈی۔ ڈی۔ ٹی۔ ہوئی لیکن اس کے علاوہ اسی طرح کی اور بھی کئی زہریں مثلاً انڈریں۔ ڈائی ایلڈرین۔ ہپٹاکلور وغیرہ عام طور پر استعمال کی جانے لگیں۔ لیکن کچھ دیر بعد ان کے خطرناک دیرپا اثرات کا علم ہونے پر بہت سارے ملکوں میں ان کی پیداوار اور استعمال پر پابندی لگا دی گئی۔ لیکن بعض ملکوں میں ابھی تک ان کی پیداوار اور استعمال جاری ہے جن میں پاکستان کے ہمسائے ایران اور ہندوستان بھی شامل ہیں جہاں سے ڈی ڈی ٹی پاکستان میں سمگل کی جاتی ہے اور ابھی تک بعض زمیندار اس کو استعمال بھی کرتے ہیں۔ خاص طور پر سبزیوں پر اس کا استعمال اکثر کیا جاتا ہے کیونکہ جہاں ایک طرف یہ بہت سستی زہر ہے تو دوسری طرف فصل پر اس کا اثر فوری ہوتا ہے جس سے زمیندار کا منافع بڑھ جاتا ہے لیکن اس کے اثرات اس قدر خطرناک اور دیرپا ہیں کہ ان کو فصلوں اور گھروں میں استعمال کرنا اپنے آپ کو ایک مستقل عذاب میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے استعمال کے نتیجہ میں کینسر کے علاوہ دیگر بیماریاں بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔ بچوں کی پیدائش میں خرابیاں اور ماں باپ میں بانجھ پن کا مرض بھی بڑھ سکتا ہے۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کی بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت انسان میں کم ہو جاتی ہے۔ بچوں میں ہر قسم کا علم سیکھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ بچے کے کردار نارمل نہیں رہتے طبی ماہرین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی جیسی زہروں کے اثرات ماں سے بچے کو منتقل ہو سکتے ہیں۔ اور یہ اثرات ماں کے رحم سے لے کر ماں کے دودھ تک چلے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر زاہدہ پروین کی ریسرچ کے مطابق ملتان کے بعض زمینداروں کے خون میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی شامل پائی گئی۔ یہ زمیندار کسی وقت اپنی کپاس کی فصل پر ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا سپرے کیا کرتے تھے جو کہ اب وہ ترک کر چکے تھے۔ اس سائنس دان نے یہ بھی بتایا کہ اس زہر کے استعمال کے نتیجہ میں لوگ الرجی۔ ہائی بلڈ پریشر اور نروس سسٹم کی بیماریوں میں گرفتار پائے گئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور اس جیسی دوسری زہروں کا زیادہ تر اثر ان پر ہوتا ہے جو کہ اس کو استعمال کرتے ہیں لیکن تمام وہ لوگ جو کہ اس ماحول میں رہ رہے ہوں یا زندگی بسر کر رہے ہوں وہ بھی ان خطرات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ پھر یہ زہریں چاہے زرعی فصلوں پر استعمال کی جائیں یا گھروں میں کیڑے مکوڑے تلف کرنے کے لئے استعمال کی جائیں یہ اس ماحول کا مستقل حصہ بن جاتی ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کو زہریلی بنا دیتی ہیں۔

اس سلسلے میں افسوس ناک امر یہ ہے کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے ابھی تک ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا گھروں میں استعمال جائز قرار دے رکھا ہے۔ اور اس چور دروازے سے یہ خطرناک مہلک زہر دوسرے لوگ گھروں کے علاوہ کھیتوں اور فصلوں پر بھی کرتے رہتے ہیں جس سے ان فصلوں اور سبزیوں کو استعمال کرنے والے تمام لوگوں کا متاثر ہونا یقینی ہوتا ہے۔ بہر حال اب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بھی اس امر کا جائزہ لے رہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ادارہ اس چور دروازے کو بھی بند کرنے میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

اگرچہ ایسی زہریں امریکہ کینیڈا اور کئی دوسرے ممالک میں کافی سالوں سے ممنوعہ قرار دی جا چکی ہیں لیکن پاکستان ہندوستان روس جیسے ممالک میں ابھی تک ان کا استعمال کیا جا رہا ہے اور گورنمنٹ ایجنسیاں اس پر کسی قسم کی کارروائی کرنے کی طرف توجہ نہیں دے رہیں جو کہ ایک افسوس ناک امر ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف یہ ممالک خود بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں بلکہ اپنے ہمسایہ ممالک کو بھی خطرے میں ڈالنے کا باعث بنتے ہیں۔

اس امر کی بھی ازحد ضرورت ہے کہ اس معاملے کی سنگینی کے متعلق عام پبلک کو بتایا جائے اور ان خطرات سے ان کو اطلاع دی جائے جو ڈی۔ ڈی۔ ٹی کے استعمال کی وجہ سے ان کو لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کو بھی اپنے ذمہ دار محکموں اور افراد کو اس معاملے میں پوری توجہ سے کام کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے کیونکہ اس کا تعلق پوری قوم اور ملک کی صحت اور بہتری سے ہے۔

اس سلسلے میں اچھی خبر یہ ہے کہ اب مارکیٹ میں ایسی جراثیم کش دوائیں آ گئی ہیں جو کہ ماحول کو خراب نہیں کرتیں اور جراثیم اور کیڑے مکوڑوں کو ختم کرنے میں بھی زہریلی دواؤں سے کسی طرح کم نہیں۔ ان میں سر فہرست نیم سے تیار کردہ بہت ساری دوائیں ہیں جو کہ بہت زود اثر ہیں اور ہر قسم کے نقصان پہنچانے سے بھی مبرّا ہیں۔ اسی طرح تمباکو کو پانی میں ابالنے سے جو جوشاندہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی بہت ساری فصلوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں مکوڑوں کو ختم کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ نسخہ انتہائی سستا بھی ہے اور ماحول کو بھی نقصان نہیں پہنچاتا۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کو اس کا استعمال کرنا چاہئے اور درآمد شدہ زہروں کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے۔ (ماخوذ دی نیوز 11۔ اگست 1998ء)

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب صاحب

جین تھراپی GENE THERAPY

آپ نے مختلف مریضوں کے بارے میں سنا ہو گا کہ ان کی بیماری ناقابل علاج ہے یا یہ کہ انہیں عمر بھر دوائی کھانی ہو گی یا کوئی خاص پرہیز کرنا ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ جین تھراپی ایسے مریضوں کے لئے اندھیرے میں روشنی کی ایک کرن ہے۔ بہت سے امراض جن میں کینسر، ایڈز، موروثی بیماریاں اور ممکن ہے تمام بیماریاں بغیر کسی معمول کی دوائی کے ٹھیک ہو سکیں! اس طریقہ علاج کے جانوروں پر کئی کامیاب تجربات ہو چکے ہیں لیکن گزشتہ سال کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جن 2000 لوگوں پر یہ طریق علاج آزمایا گیا ان میں سے مکمل فائدہ کسی کو نہیں ہوا۔ تاہم سائنسدان انتہائی پرامید ہیں اور عین ممکن ہے کہ اگلی صدی کے آغاز پر جین تھراپی بنی نوع انسان کے لئے ایک تحفہ ہو۔ اور کسی بیماری کے علاج کے لئے اسے باقاعدہ شروع کر دیا جائے۔

جین تھراپی کیا ہے

انسانی جسم کا آغاز ایک خلیہ (Cell) سے ہوتا ہے۔ جو تقسیم در تقسیم کے نتیجہ میں مکمل انسان بن جاتا ہے۔ یعنی ہمارا جسم دراصل خلیات کا مجموعہ ہے۔ جسم کے مختلف حصوں کے خلیات مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً جلد کے خلئے جسم کے اندرونی حصوں کو باہر کی گردوغبار سے بچاتے ہیں۔ دماغ کے خلئے جسم کو کنٹرول کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ مختلف خلیات مخصوص کام ہی کیوں کرتے ہیں؟ یہ کیوں نہیں ہوتا کہ جلد بھی سوچنا شروع کر دے اور دماغ میں پسینہ آجائے!

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر خلیہ کے درمیان میں انتہائی باریک لمبے لمبے دھاگے (Chromosomes) ہوتے ہیں جن کے مختلف حصوں کو جینز (Genes) کہا جاتا ہے۔ یہ جینز ہی خلئے کے تمام کاموں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ دماغ کے خلئے میں ایسے جینز کام کر رہے ہوتے ہیں جو سوچنے سمجھنے کے کاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جلد کے خلیات میں وہ جینز کام نہیں کرتے بلکہ اور قسم کے ہوں گے۔ اسی طرح جسم کے ہر حصہ کے خلیات میں حسب موقع و ضرورت خاص قسم کے جینز ہی کام کریں گے۔

اگر کسی حصہ کے خلیات میں موجود دھاگہ یعنی جین خراب ہو جائے تو پھر کیا ہو گا؟ ظاہر ہے وہ حصہ اپنا مقررہ کام صحیح طرح نہیں کر سکے گا اور ہم کہیں گے کہ بندہ بیمار ہو گیا ہے۔ مثلاً آئیے لبلبہ (Pancrease) کو دیکھتے ہیں۔ لبلبہ کے خلیوں کا ایک کام یہ ہے کہ وہ انسولین بناتے ہیں جو آپ سب جانتے ہیں کہ شوگر کو کنٹرول کرتی ہے۔ اگر انسولین بنانے والا جین خراب ہو جائے تو ایسے شخص کو ایک قسم کی شوگر ہو جائے گی۔ ایسے مریض کا عام علاج یہ کیا جاتا ہے کہ اسے ٹیکوں وغیرہ کے ذریعے انسولین دی جاتی ہے۔ لیکن اگر اس جین کو ہی درست کر دیا جائے تو ٹیکوں کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ یا ایسے مریض کے لبلبہ کے خلیوں میں ایسے دھاگے ڈال دیئے جائیں جن پر انسولین کا تندرست جین ہے تو اس صورت میں بھی مریض کے خلئے دوبارہ انسولین بنانا شروع کر دیں گے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ آسان الفاظ میں یہی طریقہ علاج جین تھراپی کہلاتا ہے۔

جینز میں خرابی پیدائشی بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی۔ اگر خرابی پیدائشی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ یہ موروثی بیماری ہے۔

آغاز میں درستی

آجکل بہت سی پیدائشی بیماریوں کی تشخیص قبل از پیدائش ممکن ہے اس لئے ایک خیال یہ بھی ہے کہ کیوں نہ ایسے خراب جینز کو بالکل آغاز میں ہی درست کر دیا جائے یوں "نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"

اس مقصد کے لئے انسان کا ابتدائی خلیہ (Fertilised Egg) جس سے آگے تمام جسم بنا ہوتا ہے، لیا جاتا ہے اور اسے چند مرتبہ تقسیم ہونے دیا جاتا ہے۔ پھر ان خلیات کو الگ الگ کر لیتے ہیں۔ یہ تمام خلیات بالکل ایک ہی طرح کے (Clones) ہوتے ہیں۔

اب مثلاً والدین اگر کوئی ایسی بیماری رکھتے ہیں جو اگلی نسل کو منتقل ہو رہی ہو تو ان حاصل شدہ خلیات میں درست جین ڈال کر اس بیماری کا امکان ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد درست شدہ خلیہ کو نارمل طریق پر پرورش کیا جا سکتا ہے۔ یوں جو بچہ پیدا ہو گا وہ صحت مند ہو گا۔

جین تھراپی میں صرف خراب جینز کو ہی درست نہیں کیا جائے گا بلکہ حسب ضرورت اپنی مرضی کے جینز والے دھاگے بھی خلیوں میں ڈالے جائیں گے۔ مثلاً کینسر جس پر اس وقت جین تھراپی کی 50 فیصد تحقیق ہو رہی ہے۔ اس کے علاج کے لئے کینسر زدہ خلیوں میں ایسے جینز داخل کر دیئے جائیں گے جو ان خلیوں کی سطح میں خاص تبدیلی لے آئیں گے اور جسم کا دفاعی نظام ازخود ان کینسر زدہ خلیوں کو ختم کر دے گا۔

ایڈز پر جین تھراپی کی تقریباً دس فیصد تحقیق ہو رہی ہے۔ ایڈز کے بارے میں یہ حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے کہ بعض لوگ قدرتی طور پر ایڈز کے خلاف قوت مدافعت رکھتے ہیں۔ چنانچہ سائنسدان ایسے جینز کی تلاش میں ہیں جو یہ قوت مدافعت پیدا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے اگلا قدم یہ ہو گا کہ اس جین کو خلیوں میں داخل کر کے لوگوں کو ایڈز سے بچایا جا سکے گا۔ جین تھراپی کے سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ خلیوں میں جینز داخل کرنے کے لئے حضرت انسان نے وائرس کو مسخر کر لیا ہے۔ وائرس جو عام طور پر مختلف بیماریاں پیدا کرتا ہے۔ اس کے اندر بھی جینز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتے ہیں جو بیماری پھیلانے میں کام کرتے ہیں۔

قدرت نے وائرس کو یہ صلاحیت بخشی ہے کہ وہ انسانی خلیوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اپنے جینز والے دھاگے کو انسانی خلیہ میں پائے جانے والے دھاگے سے ملا دیتا ہے۔ سائنسدان یہ کرتے ہیں کہ وائرس کے خطرناک جینز نکال کر مطلوبہ جین اس کی جگہ ڈال دیتے ہیں۔ اور جب یہ وائرس انسانی خلیوں پر حملہ کرتا ہے تو وہ مطلوبہ جین خلیہ کے دھاگے پر پہنچا دیتا ہے!

المختصر' مزید آسان الفاظ میں 'جین تھراپی سے مراد ہے کہ ہم انسانی جسم کے خلیات کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیں اور ان سے وہ کام لیں جو انہیں بیماریوں سے بچانے کا باعث بنیں۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں جتنا کہ بظاہر نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں کئی مشکلات حل ہونا ابھی باقی ہیں۔

☆ ☆.....☆.....☆

بقیہ صفحہ 4

اور جزو بدن بنتا رہا۔ چند روز بعد مولوی صاحب صحتیاب ہوئے گھر واپس آگئے۔

مولوی صاحب کی شادی عبدالرشید خاں صاحب نے اپنی زندگی میں کرا دی تھی۔ یہ معلوم ہوا کہ جس لڑکی سے مولوی صاحب کی شادی ہوئی وہ خان صاحب کے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔

بنارس میں عالمگیری مسجد بھی قابل ذکر عمارت ہے۔ اگر آپ کلکتہ سے بنارس کی طرف ریل کا سفر کریں تو اس مسجد کے بلند و بالا مینارے آپ کو دور سے نظر آئیں گے۔ یہ مسجد دریا کے کنارے ایک اونچے ٹیلے پر واقع ہے۔ میں نے دریا کے گھاٹ سے مسجد کے دروازے تک سیڑھیوں کو گنا تو شاید ایک سو سے اوپر تعداد تھی۔ اب صحیح تعداد یاد نہیں رہی۔

بنارس میں اور بھی بہت کچھ دیکھا لیکن جو یاد رہ گیا یا جو قارئین تک پہنچانا ضروری تھا وہ ضبط تحریر میں لے آیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

اہالیان ربوہ سے

ایک گذارش

ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بین الاقوامی شہرت کا حامل شہر ہے۔ اسے صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے کے لئے ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اگر ہم منصوبہ بندی سے اپنے محلہ جات میں پودے لگائیں تو چند سالوں میں ہمارا شہر مثالی بن سکتا ہے۔

مثلاً ہر محلہ کی انتظامیہ اپنی تمام سڑکوں پر خوشبودار پودے' پھولدار پودے' خوبصورت سایہ دار درخت اور خوبصورت پھل دار درخت لگائے تو سارا ربوہ خوبصورت پھولوں اور عمدہ خوشبو سے مہک اٹھے گا۔

اعلانات

ولادت

○ مکرم مبارک اکمل صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-9-18 بروز جمعۃ المبارک دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام منیب اکمل عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک کمال الدین اکمال صاحب سابق ڈپٹی ڈائریکٹر اریگیشن حلقہ گڑھی شاہو ر لاہور کا پوتا اور مکرم عبدالخالق صاحب سیکرٹری وقف نو محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر۔ سعادت مند اور خادم دین بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدی طالب علم کا اعزاز

○ کینٹ / گریژن فیڈرل گورنمنٹ ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز گوجرانوالہ ریجن کے تحت مورخہ 2۔ اکتوبر 98ء کو سرگودھا میں منعقد ہونے والے سالانہ اردو تقریری مقابلہ جات میں محمد راحیل ناصر کلاس دہم متعلم ایف جی پبلک سکول سرگودھا ابن مکرم چوہدری ناصر احمد خالد۔ کینال پارک سرگودھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اول پوزیشن حاصل کر کے ٹرافی کے حقدار قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر گھر تین پھل دار پودے لگائے تو اسے کم از کم وہ تین پھل بازار سے نہیں خریدنے پڑیں گے۔ اپنے گھر اور اپنے ہاتھ سے لگا ہوا پھل کھانے کا اپنا ہی مزا ہے۔

بکریوں اور جانوروں سے

بچائیں

وہ تمام احباب جنہوں نے بکریاں پال رکھی ہیں وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے جانور پودوں کا نقصان نہ کریں۔ ہم سب کو چاہئے کہ اگر جانور پودوں کا نقصان کر رہے ہوں تو ان کے مالک کو فوری توجہ دلائیں اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ وہ پودے جنہیں جانور کھا رہے ہیں۔ وہ آپ کے ہیں یا کسی اور کے ہیں۔

گلشن احمد نرسری ہر قسم کی سہولت فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ کو محدود وقت کے لئے مالی چاہئے' پودوں کے لئے کھاد چاہئے' گھاس کٹوانا چاہتے ہیں۔ لینڈا سکیپنگ کروانا چاہتے ہیں' عمدہ قسم کے گملے خریدنا چاہتے ہیں' مختلف اقسام کے پودا جات خریدنا چاہتے ہیں' سپرے کروانا چاہتے ہیں اور باغبانی کے آلات خریدنا چاہتے ہیں تو فوری طور پر **گلشن احمد نرسری** سے رابطہ کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31771 میں غلام قادر سعید ولد مکرم غلام رسول قوم آرائیں عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع عمرکوٹ سندھ حال ہالینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-12-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سیٹزن گھڑی اور سائیکل کل مالیتی۔/100 سو گلڈر۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/408 گلڈر ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ غلام قادر سعید ہالینڈ گواہ شد نمبر 1 Dr.Muhammmad Amjad ہالینڈ گواہ شد نمبر 2 Muzaffar H. Arain ہالینڈ۔

مسل نمبر 31772 میں بشریٰ احمد نصیر زوجہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-12-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے اور زیورات طلائی وزنی 74 گرام مالیتی۔/1080 مارک۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 D M ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ احمد نصیر جرمنی گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر نصیر احمد وصیت نمبر 24408 خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد ثاقب جرمنی۔

مسل نمبر 31773 میں ناصرہ پروین بنت ملک نور محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/4 دارالنصر غربی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ٹاپس طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ پروین 1/4 دارالنصر غربی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالغفور وصیت نمبر 16140 گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال وصیت نمبر 15930۔

مسل نمبر 31774 میں دین محمد ولد مہر بخش صاحب قوم گجر پیشہ زراعت عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالضیافت ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-5-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد بینک میں۔/230000 روپے۔ اور ساڑھے پانچ کنال زمین واقع جوناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/445+2400 روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد دین محمد آف جوناڑی آزاد کشمیر حال دارالضیافت C/O محمد حسین شاہد کوارٹر نمبر 64 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد کوارٹر نمبر 64 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا بشیر احمد وصیت نمبر 27310۔

اسامی برائے انگلش ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن میں انگلش ٹیچر کی ایک آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو اکیڈمی میں ملازمت کے خواہاں ہوں اور ایم۔اے انگلش بھی ہوں اپنی درخواستیں 10۔ اکتوبر تک بھجوا دیں یا خود دفتر سے فوری رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 6- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
منگل 7- اکتوبر- غروب آفتاب 5-48
بدھ 8- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-05

عالمی خبریں

عراق میں دہشت گردی

عراق کے دارالحکومت بغداد میں ایک فلسطینی باشندے محمد علی شرقوی نے ایک یہودی معبد میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے دو یہودی اور دو مسلمان ہلاک ہو گئے۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ عراقی حکومت نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔

امریکہ اور جاپان کی پرواہ نہیں

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ وہ اپنے دفاع کو مضبوط بنانے کی راہ میں امریکہ اور جاپان کی طرف سے ڈالی جانے والی کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور میزائیلوں کے تجربات جاری رکھے جائیں گے۔ نیا تجربہ بھی کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ چند ہفتے قبل شمالی کوریا نے جاپان کی طرف سمندر میں ایک میزائل پھینک دیا تھا۔

مصر ایٹمی ہتھیار بنائے گا

مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ ضرورت پڑنے پر ایٹمی ہتھیار بنانے میں تاخیر نہیں کریں گے۔ ہمارے پاس ایٹمی ری ایکٹر اور ایٹمی ہتھیار تیار کرنے والے ماہرین موجود ہیں۔

بھارت کا الزام

بھارت نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان آزاد کشمیر میں بڑی تعداد میں فوجیں اکٹھی کر رہا ہے۔

کلنٹن کے مواخذے کا فیصلہ

امریکی ایوان نمائندگان کی عدلیہ کمیٹی نے صدر کلنٹن کے مواخذے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ 37 میں سے 23 نے حق میں اور 14 نے مخالفت میں ووٹ دیا۔

ملکی خبریں

گوجرانوالہ میں دہشت گردی

گوجرانوالہ میں کمشنر آفس کے قریب صبح پونے نو بجے دہشت گردوں نے فائرنگ کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ان کی بیٹی اور گارڈ کو ہلاک کر دیا۔ مجسٹریٹ سید فدا حسین شاہ رکشہ میں اپنی بیٹی کو جو مقامی کالج میں سال چہارم کی طالبہ تھی، چھوڑنے جا رہے تھے۔ دو موٹر سائیکلوں پر سوار چار افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ رکشہ ڈرائیور بچ گیا۔

ایماندار افسر

مقتول مجسٹریٹ کا شمار دیانتدار، فرض شناس اور ذہین افسران میں ہوتا تھا۔ وہ نہ رشوت لیتے تھے اور نہ سفارش مانتے تھے۔

48 گھنٹوں میں دوسرا واقعہ

بہاولپور کی دہشت گردی کی عدالت کے جج پر بم کے حملے کے 48 گھنٹوں کے اندر سرکاری افسران پر یہ دوسرا حملہ ہے۔ اسی جگہ پر ڈیڑھ سال قبل ایس ایس پی اشرف مارتھ کو قتل کیا گیا تھا۔

لشکر جھنگوی نے ذمہ داری قبول کر لی

لشکر جھنگوی کے سربراہ اور مبینہ دہشت گرد ریاض بسرا نے سید فدا حسین کے قتل اور بہاولپور کے جج پر ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعہ حملہ کرنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے نامعلوم جگہ پر سے فون پر بتایا کہ لاہور پولیس نے جعلی مقابلے میں ہمارا مجاہد اصغر شہید کر دیا تھا اس کا ہم نے بدلہ لے لیا ہے۔

نیشنل سیکیورٹی کونسل بنائی جائے

چیف آف آرمی سٹاف اور جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ ملک میں نیشنل سیکیورٹی کونسل بنائی جائے جو فیصلے کرنے کی مجاز ہو۔ اس کو بااعتماد مشیروں اور ماہرین کی خدمات حاصل ہوں۔ اس میں مسلح افواج کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ صورت حال میں انتقامی رویوں سے بچا جائے۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر غیر جانبدار اور قابل اعتماد انتظامیہ بیوروکریسی کو فراہم کرنا ہوگی۔ انہوں نے نیوی کالج سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تین برس کے عرصے میں، میں نے دباؤ کے باوجود سیاسی قائدین سے قومی معاملات پر کھل کر بات کی۔ جہاں ممکن ہوا مثبت مشورہ دینے کی کوشش کی۔ جنوری 1999ء میں اپنی ریٹائرمنٹ تک اسی پالیسی پر عمل جاری رکھوں گا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

adcom 449/96